ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8.No.1 2025

نعت کے تمہیدی مباحث

حافظ محمد حیات

پی۔ایچ۔ڈی اسکالر، شعبہ اردو، لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور

ڈاکٹر رفاقت علی شاہد

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور

Abstract:

Naat is a significant form of devotional poetry in Islamic literature, dedicated to praising the Prophet Muhammad (PBUH). It is ay unique poetic device that blends deep religious sentiments with artistic expression, serving as a means of spiritual elevation and emotional connection with the Prophet. The present research "The introductory discussions of Naat" delineates Naat as a unique poetic device. The research is qualitative in nature. As a poetic device, Naat employs various literary techniques such as metaphors, similes, allegories, and alliteration to convey the beauty of the Prophet's character, his moral virtues, and his divine role in guiding humanity. It often includes references to his kindness, justice, and the blessings associated with his presence. Poets also use rhythm and rhyme to enhance the lyrical quality of the verses, making them more melodious and impactful. The importance of Naat extends beyond mere literary value. It serves as a spiritual tool that strengthens faith, encourages devotion, and inspires love for the Prophet. Many believers find solace and peace in reciting or listening to Naat, as it fosters a deep emotional bond with their faith. Additionally, Naat has played a crucial role in Islamic culture and heritage, with poets from different eras and regions composing naats in various languages, including Arabic, Persian, Urdu, Turkish, and Punjabi.

Moreover, Naat serves as a means of religious teaching, reinforcing Islamic values and the Prophet's exemplary way of life. It has been used in gatherings, mosques, and religious ceremonies to evoke a sense of unity and reverence among Muslims.

Naat is a powerful poetic device that not only enriches Islamic literature but also nurtures spiritual devotion. Its artistic beauty and religious significance make it an essential element of Muslim cultural and religious traditions.

Keywords: Naat, Devotional Poetry, Islamic literature, Exemplary Way, Prophet Muhammad (PBUH), Muslim Cultural.

نعت عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی تعریف و توصیف اور مدحت و ستائش کے ہیں۔ نعت میں کسی کی تعریف و توصیف کی جاتی ہے۔ لفظ نعت کا مادہ ن۔ع۔ت ہے۔

نعت کا لغوی مفہوم

لغات میں لفظ نعت کے مختلف معانی دیکھنے کو ملتے ہیں۔ ہر لغت نویس نے لفظ نعت کی توضیح و تشریح الگ انداز میں کی۔ عربی لغت اَلمُنجد میں لفظ نعت (ن ع ت) کے یہ معانی ملتے ہیں۔ نَعْتَہٗ (ف) نعت تعریف کرنا، بیان کرنا۔اِسی قبیل کے دوسرے لفظوں کے معانی پر نظر ڈالنے سے مطلب زیادہ واضح ہو جائے گا، چنانچہ کچھ الفاظ اور ان کے معانی مختلف لغات اور مفکرین نے بیان کیے ہیں جن کا ہم جائزہ لیں گے۔

مولانا سعد حسن خاں رقم طراز ہیں:

”نَعِتَ (س) نعتًا: اچھی صفات دکھانا۔

نَعُتَ (ک) نعّاتۃً: ارجل! پیدائش ہی سے اچھی صفات والا ہونا۔

اَنُعَتُ، ارجل، خوب صورت چہرے والا ہونا، اچھے اخلاق والا ہونا

نعت الشئ چیز کا وصف بیان کرنا“(۱)

پروفیسر عبداللہ شاہین نعت کی لغوی تعریف کے متعلق ان الفاظ میں تحریر کرتے ہیں:

"نعت کے لغوی معنی صفت، جوہر، تعریف، خاصیت گن اور خوبی کے ہیں۔"(۲)

گوہر ملسیانی نعت کے لغوی معنیوں تحریر کرتے ہیں:

"نعت کے لغوی معنی تعریفیاوصف بیان کرنے ہیں۔" (۳)

مولانا سید عبدالقدوس ہاشمی ندوی نعت کے معنیوں بیان کرتے ہیں:

"اچھی اور قابل تعریف صفات کا کسی شخص میں پایا جانا اور ان صفات کا بیان کرنا۔"(۴)

ڈاکٹر ریاض مجید کے نزدیک اس کے لغوی معنی کچھ یوں ہیں:

"نعت (ن۔ع۔ت) بالفتح (مونث) عربی زبان کا مادہ ہے جو عام طور پر وصف کے مفہوم میں مستعمل ہے لیکن اگر اس لفظ کے لغوی مفہوم کی تلاش میں عربی لغت نگاروں کے خیالات کا بنظر غائر جائزہ لیں تو اس لفظ کی کئی معنوی پرتیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔"(۵)

عربی لغت میں مختلف صرفی و نحوی صورتوں کے اعتبار سے لفظ نعت کے مختلف معنی بنتے ہیں۔ تسہیل العربیہ میں اس کو یوں بیان کیا گیا ہے:

"نعت کی مختلف شکلوں نَ عَ ت (تعریف کرینا)، نَ عُ ت (اچھی صفات والا، تیز رفتار ہونا)، نَ عُ ت (صفت و تعریف) کی وضاحت ہے۔"(۶)

نعت کا اصطلاحی مفہوم:

نعت کے اصطلاحی معنوں سے مراد ہے وصف، حلیہ اور سراپا کے بیان کے ہیں۔ اس میں صرف اور صرف نبیاکرم ﷺ کی مدح سرائیہوتی ہے۔ مختلف مفکرین اور لغات میں نعت کے مختلف اصطلاحی معنوں کو بیان کیا گیا ہے۔

نور اللغات میں یہ معانی ملتے ہیں:

"نعت: (ع بالفتح) مؤنث، یہ لفظ بمعنی مطلق وصف ہے لیکن اس کا استعمال آنحضرت ﷺ کی ستائش و ثنا کے لیے مخصوص ہے نعتیہ صفت وہ نظم جو نعت میں ہو۔"(۷)

وارث سرہندی کے مطابق لفظ نعت کی تعریفیوں کی گئی ہے:

"نعت (ع،مث) ثناء، تعریف، توصیف، حضور اکرم ﷺ کی تعریف میں مدحیہ اشعار۔"(۸)

فرمان فتح پوری نے لکھا ہے:

"نعت (ع،مث) مدح و ثناء، تعریف و توصیف، حضور ﷺ کی منظوم تعریف۔"(۹)

شان الحق حقی نے فرہنگِ تلفظ میں لفظ نعت کییوں وضاحت کی ہے:

"نعت" قصیدہ، مدح، خصوصاً وہ کلام جو آنحضرت ﷺ کی توصیف و ثنا میں ہو۔"(۱۰)

جدید نسیم اللغات اردو نعت کے متعلق بتایا گیا ہے:

"یہ عربی کا لفظ ہے اور مونث کے لیے استعمال کیا جاتا ہے ایسی نظم جس میں آنحضرتؐ کی تعریف کی جائے وہ نعت ہے اور نعتیہ وہ نظم جو حضورؐ کی مدح میں ہو۔"(۱۱)

فیروز اللغات میں نعت کی تعریفیوں کی گئی ہے:

"ثناء: تعریف، رسول اللہ ﷺ کی شان میں مدحیہ اشعار، اردو جمع نعتوں، نعتیں، نعتیہ، نعت سے منسوب اشعار جو رسول پاکؐ کی توصیف میں ہوں نعتیہ کلام، حضورؐ کی توصیف میں لکھے ہوئے اشعار۔"(۱۲)

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

مختلف مفکرین نے بھی نعت کی تعریف اپنے اپنے انداز میں کی ہے۔اس ضمن میں فرمان فتح پوری کے مطابق بھی اس سے مراد رحمت حقکی تعریف وستائش ہے

نعت کا معنی و مطلب اردو زبان میں ڈاکٹر فرمان فتح پوری کچھ اس طرح تحریر کرتے ہیں:

> ''نعت کا لفظ اپنے لغوی معنی ہی میں استعمال ہوتا ہے لیکن ادبیات اور اصطلاحات شاعری میں ''نعت'' کا لفظ اپنے مخصوص معنی رکھتا ہے یعنی اس سے صرف آنخضرتؐ کی مدح مراد لی جاتی ہے۔''[۱۳]

اس ضمن ہیں محمد رفیق بلوچ نعت کے معنی و مفہوم کو کچھ اس طرحؒ بیان کرتے ہیں:

> ''نعت کے معنی وصف کے ہیں خصوصاً جب کسی چیز کے وصف میں مبالغہ آرائی سے کام لیں تو اس وقت نعت کا لفظ استعمال ہوتا ہے وصف میں جو کچھ کہا جائے اسے بھی نعت سے تعبیر کیا جاتا ہے وصف بیان کرنے ولے کو ناعت کہتے ہیں اور اس کی جمع نعات ہے۔ حضور ﷺ کے اوصاف بیان کرنے کو بھی نعت کہتے ہیں۔''[۱۴]

فرہنگِ آصفیہ میں لفظ نعت کے یہ معانی بیان ہوئے ہیں:

> ''نعت''۔ع۔ اسمِ مؤنث: صفت و ثنا، تعریف و توصیف، مدح ثنا، مجازاً خاص حضرت سیّدالمرسلین رحمۃ للعالمین ﷺ کی توصیف''[۱۵]

اسی طرح شاکر کنڈان اردو لغت کے لحاظ سے نعت کے متعلق یوں بیان کرتے ہیں:

> ''اردو لغت میں ثنا، توصیف، مدح کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی تعریف میں مدحیہ اشعار لکھ کر وضاحت کر دی گئی ہے۔''[۱۶]

شاکر کنڈان الفاظ نعت کے متعلق مزید یوں بیان کرتے ہیں:

> ''یعنی اردو نعت زبان اور شعر و ادب میں اس (نعت) کے معنی سرکار دو عالم ﷺ کی تعریف و توصیف ہی کے مفہوم سے منسوب و مختص ہے۔''[۱۷]

ڈاکٹر طلحہ رضوی برق اپنی تصنیف اُردو کی نعتیہ شاعری کے آغاز میں لکھتے ہیں:

> ''نعت اس کلامِ منظوم کو کہتے ہیں جو حضورِ انور محمدؐ کی شانِ اقدس میں زیبِ قرطاس ہو۔''[۱۸]

رفیع الدین ہاشمی نعت کے مفہوم کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

> ''نعت وہ صنفِ نظم ہے جس میں رسولِ پاک ﷺ کی ذات صفاتِ اخلاقی اور شخصی حالات وغیرہ کا بیان ہوتا ہے۔ اور آپ کی ہمہ پہلو مدح کی جاتی ہے۔ نعت در حقیقت ایک مسلمان کی آنحضور ﷺ کی ذاتِ اقدس سے والہانہ عقیدت و محبت کے اظہار کی ایک شکل ہے۔''[۱۹]

سیّد محمد ابوالخیر کشفیکے نزدیک:

> ''حضورؐ کا اسم گرامی تو خود نعت ہے۔آپؐ کے شہر، اُن کے احباب و اصحاب، اُن کے اہلِ بیت، اُن کی ازواجِ مطہرات اور اُن کی بناتِ طیبات کا ذکر تو اجزائے نعت بلکہ عناصر نعت میں شامل ہے۔''[۲۰]

ڈاکٹر فرمان فتح پوری لفظ نعت کے متعلق رقم طراز ہیں:

> ''اردو، فارسی میں جب نعت کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو اس سے عام طور پر آنخضرتؐ کی منظوم مدح مراد لی جاتی ہے۔''[۲۱]

ممتاز حسن تحریر کرتے ہیں:

> ''میرے نزدیک ہر وہ شعر نعت ہے جس کا تاثر ہمیں احمدؐ کی ذاتِ گرامی سے قریب لائے۔''[۲۲]

پروفیسر انور جمال کے مطابق:

"ایسی نظم جس میں محسنِ انسانیت، حضرت محمد ﷺ کی ذات گرامی کے اوصاف و کمالات، آپ کے حیات آفرین پیغام، سیرت طیبہ، اخلاقِ حسنہ اور سوانح مبارک عقیدت و محبت کے ساتھ بیان کئے جائیں، نعت کہلاتی ہے۔"(۲۳)

ڈاکٹر شبیر احمد قادری یوں بیان کرتے ہیں:

"نعت کا معاملہ دوسری اصنافِ سخن میں طبع آزمائی سے یکسر مختلف ہے۔ نعت لکھنے کے لیے فکر و نظر اور قلب و ذہن کی پاکیزگی از بس ضروری اور لازم ہے۔ نعت گوئی میں غزل کے مانند کمالِ فن کا دعویٰ عبث ہے۔ اس میں عجز و انکسار ہی کل سرمایہ ہے۔ خامۂ خوش خرام جب تک احتیاط کی روش پر چلتا ہے، ترمیم نعت کی منزلیں آسان ہوتی چلی جاتی ہیں۔"(۲۴)

افتخار شفیعلکھتے ہیں:

"وہ اشعار جو حضور سرور کائناتؐ کے اوصاف با برکات کے ذکر کو موضوع بنائیں شعری اصطلاح میں "نعت" یا "نعتیہ اشعار" کہلاتے ہیں۔"(۲۵)

کشاف تنقیدی اصطلاحات میں ابوالاعجاز حفیظ صدیقی رقم طراز ہیں:

"آپؐ کی بارگاہ میں شاعر کا نذرانہ عقیدت نعت کہلاتا ہے۔ بالفاظِ دیگر نعت ان اشعار کو کہتے ہیں جن میں نبی عربی کی مدح و ستائش اور ان کے اوصاف و شمائل کا تذکرہ ہو۔ شاعر کا شوقِ زیارت اور امیدِ التفات جیسے عاشقانہ مضامین کے پیچھے عشقِ رسولؐ کا جذبہ موجود ہو اصولاً نعت کے دائرے میں داخل ہیں۔"(۲۶)

عطاء الرحمن نوری "اردو اصنافِ ادب" میں لکھتے ہیں:

"مصطفیؐ کی مدحت، تعریف و توصیف، شمائل و خصائل اور کمالات و اختیارات کے شعری اندازِ بیاں کو نعت یا نعت خوانی یا نعت گوئی کہا جاتا ہے۔"(۲۷)

منصف خان سحاب لکھتے ہیں:

"وہ نظم جس میں حضورؐ کی ذات، صفات اور اخلاق کی تعریف کی جائے وہ نعت کہلاتی ہے۔ موضوع کی وسعت کے پیشِ نظر کسی بھی ہیئت میں لکھی جا سکتی ہے۔"(۲۸)

جیسا کہ ہم نے نعت کے لغوی اور اصطلاحی مفاہیم کے ضمن میں مشاہدہ کر چکے ہیں کے نعت کا لفظ اردو تک پہنچتے پہنچتے ایک خاص مفہوم سے وابستہ ہو چکا تھا یعنی اس سے صرف آنحضرتؐ کی تعریف و مدح مراد لی جاتی ہے اور جب ہم اصطلاحاتِ شاعری کے مطالعہ کی روشنی میں جب ہم نعت کے اصطلاحی مفہوم پر غور کرتے ہیں تو اس سے آقائے نامدار اور سرورِ کائنات حضورؐ کی مدح سرائی مراد دیتے ہیں اور اس کی اصل اساس و بنیاد اور مقصود و مطلوب صرف حضورؐ سے اظہارِ محبت ہے۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری نعت کے اصطلاحی مفہوم کے متعلق بیان کرتے ہیں:

"نعت کا لفظ اپنے لغوی معنی ہی میں استعمال ہوا ہے لیکن ادبیات اور اصطلاحات شاعری میں "نعت" کا لفظ اپنے مخصوص معنی رکھتا ہے یعنی اس سے صرف آنحضرت ﷺ کی مدح مراد لی جاتی ہے۔"(۲۹)

اگر آنحضرتؐ کے سوا کسی دوسرے بزرگ یا صحابی و امام کی تعریف بیان کی جائے تو اسے منقبت کہیں گے آنحضرت کی مدح چونکہ نثر میں بھی ہو سکتی ہے اور نظم میں بھی اس لیے اصولاً آنحضرتؐ کی مدح سے متعلق نثر اور نظم کے ہر ٹکڑے کو نعت کہا جائے گا لیکن اردو فارسی میں جب نعت کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو اس سے عام طور پر آنحضرتؐ کی منظوم مدح مراد لی جاتی ہے۔

اوپر دیئے گئے اقتباس کی روشنی میں "نعت" کا لفظ شاعری کی کسی ہیئت کی طرف نہیں بلکہ صرف اور صرف موضوع کی جانب اشارہ کرتا ہے یعنی شاعری کی مختلف شکلوں اور اصطلاحوں مثلاً غزل، قصیدہ، رباعی، قطعہ، مثنوی یا مخمس و مسدس وغیرہ میں سے کسی بھی شکل میں نعت کہہ سکتے ہیں لیکن اس موضوع کی حدیں مقرر کی گئی ہیں جن سے انحراف یا تجاوز نہیں کیا جا سکتا نعت کا موضوع دیکھنے میں وہ بہت مختصر نظر آتا ہے۔ اس لیے کہ اس موضوع کی حدود حضور کی زندگی اور سیرت سے آگے نہیں

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

بڑھتی۔ نعت کا موضوع بہت زیادہ عظیم اور وسیع ہے اس لیے کہ اس کا تعلق دنیا کی عظیم ترین شخصیت سے ہے نعت اس شخصیت کے متعلق ہے جو تمام دنیا اور ساری اقوام کے لیے رحمت بن کر آیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے خود قرآن حکیم میں بار بار اس کے اوصاف اور خوبیاں بیان کیں ہیں۔ مولانا عبد اللہ القدوس ہاشمی ندوی نعت کے اصطلاحی مفہوم کے متعلق یوں بیان کرتے ہیں :

> ''اصطلاح میں نعت اس غزل یا نظم کو کہتے ہیں جس میں مجتبیٰ ﷺ کی تعریف کی جائے۔'' (۳۰)

آپ ؐ کی حمد و ثنا کو ہی نعت کہتے ہیں اس ضمن میں ڈاکٹر یونس حسنیؔ نعت کے اصطلاحی مفہوم کے متعلق یوں تحریر کرتے ہیں :

> ''ایسی تمام نظمیں جن میں رحمت عالم ؐ کی محبت اور عقیدت کا اظہار کیا جائے یا ان کے محاسن بیان کیے جائیں نعت کی تعریف میں آتی ہیں۔'' (۳۱)

مذہبی شاعری اور نعتیہ شاعری میں ایک حد قائم ہے۔ نعتیہ شاعری صرف وہ ہو گی جس میں شاعری کے ذریعے رسول کریم ؐ کا ذکر ہو۔ شاکر کنڈان نعت کے اصطلاحی مفہوم کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں :

> ''نعت وہ شاعرانہ کلام ہے جس میں آنحضرت کی ظاہری اور باطنی صفات اور حضور کی ذات سے محبت اور قلبی تعلق کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ کلام نظم میں ہو یا غزل میں مثنوی میں ہو یا قصیدے میں، رباعی کی شکل میں ہو یا قطعہ کی شکل میں، مخمس میں ہو یا مسدس میں، ترجیع بندیں ہو یا ترکیب بند میں، نعت کی نوعیت اور موضوعیت میں فرق نہیں آتا۔'' (۳۲)

اوپر دیئے گئے اقتباسات سے پتا چلتا ہے، نعت کی اصطلاع شاعری کے لیے خاص نہیں بلکہ احمد ﷺ کی تعریف و توصیف کے نثر کی حامل تحریروں پر بھی اس اصطلاح اور عنوان کا اطلاق ملتا ہے۔

جیسا کہ ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے لکھا :

> '' کہ اصولاً آنحضرت ﷺ کی مدح سے متعلق نثر اور نظم کے ہر ٹکڑے کو نعت کہا جائے گا لیکن اردو اور فارسی میں جب نعت کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو اس سے عام طور پر آنحضرت ؐ کی منظوم مدح مراد لی جاتی ہے۔'' (۳۳)

محمد رفیق بلوچ نعت کے اصطلاحی مفہوم کے متعلق یوں تحریر کرتے ہیں :

> ''اردو میں اس کا استعمال ایک مخصوص اصطلاح کے طور پر بھی نظر آتا ہے یعنی اس سے صرف آنحضرت کی مدح مراد لی جاتی ہے۔'' (۳۴)

اس کا مطلب ہے اس میں وہ تمام نظمیں شامل ہیں جن حضور سے محبت اور عقیدت کا اظہار ملتا ہے حضور کی خوبیاں اور صفتیں کی جاتی ہیں اس کو نعت کی تعریف میں شامل کیا جاتا ہے۔

ممتاز حسن نے حضور کی خدمت میں نعتیہ شاعری اور نعت کے موضوع و فن پر گفتگو کرتے ہوئے بڑی جامع تعریف کی ہے اور ممتاز حسن یوں تحریر کرتے ہیں :

> ''میرے نزدیک ہر وہ شعر نعت ہے جس کا تاثر ہمیں حضور کریم ؐ کی ذات گرامی سے قریب لائے۔ جس میں محض پیکر نبوت کے محاسن سے لگاؤ کی جائے۔ مقصد نبوت سے وابستگی پائی جائے جس میں جناب رسالت مآب ؐ سے صرف رسمی عقیدت کا اظہار نہ ہو بلکہ آپ ؐ کی شخصیت سے ایک قلبی تعلق موجود ہو وہ مدح یا خطاب بالواسطہ ہو یا بلا واسطہ اور وہ شعر نظم ہو یا غزل، قصیدہ ہو یا مثنوی، رباعی ہو یا مثلث، مخمس ہو یا مسدس اس سے نعت کی نوعیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا البتہ نعت کی قدر و قیمت کا دار و مدار اس کے نفسِ مضمون پر ہے۔ اگر اس کا مقصد ذات رسالت کی حقیقی عظمت کو واضح کرنا اور آقائے دو جہاں ﷺ کی بعثت کی جو اہمیت نوع انسانی اور جملہ موجودات کے لیے ہے۔ اسے نمایاں کرنا ہو تو وہ صحیح طور پر نعت کہلانے کا مستحق ہے۔'' (۳۵)

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

ممتاز حسن نے نعت کے اصطلاحی مفہوم بیان کرتے ہوئے نہ صرف یہ کہ نعت کے معیار کی طرف اشارہ کیا ہے بلکہ اخلاقی مذہبی اور اسلامی شاعری اور نعتیہ شاعری میں جو ایک نازک اور پتلی سی حد ہے اس کی بھی نشاندہی کی ہے۔ یعنی نعتیہ شاعری صرف وہ شاعری ہے جس کے شعری پیکر میں آپ ﷺ کا ایسا خفیا جلی حوالہ موجود ہو گا جس کا تاثر ہمیں نبیکریم ﷺ کیجانب لے جائے۔ گویا نعت میں یہضروری نہیں۔ حضور ﷺ کا نام ظاہری طور پر ضروری لیا جائے یا حضور ﷺ کے مناسبات ومتعلقات کا ضروری ذکر کیا جائے نعتیہ کلام میں جو شعر استعمال کیے جائیں اُن سے ہمیں یہ تاثر ملنا چاہیے کہ یہ اشعار ہمیں حضور ﷺ کی ذاتِ گرامی، سیرت و سوانح، ان کے منصبِ نبوت کارِ رسالت یا جذبہ عشقِ رسول کی طرف لے جائے۔ یہی بات علامہ اقبالؒ نے اپنے ایک شعر میں اسی طرف اشارہ کیا ہے:

شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب[٣٦]

اس شعر میں اگرچہ حضور ﷺ کے نام اور اُن کے مناسبات و متعلقات (نبوت، رسالت، وحی قرآن، حدیث اور صحابہ کرامؓ) کا ذکر موجود نہیں مگر شعر کی شکل وصورت اور فنی فضا کو دیکھ کر جس شوق کا تاثر ابھرتا ہے جو آپ ؐ کی حیاتِ مبارکہ سے ہے۔ لہٰذا اس شعر میں خارجی حوالوں کے بغیر نعت کی فضا موجود ہے اسی سبب سے ہمارے نعتیہ سرمایہ میں بہت سی منظومات ایسی ہیں جن پر نعت کا عنوان نہیں ہوتا اور نہ ہی صفاتِ رسول، اسمائے رسول ﷺ یا متعلقات و مناسبات کو عنوان بنایا جاتا ہے۔ مگر اس کے باوجود اپنی داخلی وفنی خوبی کی وجہ سے اس کا شمار نعت میں ہوتا ہے۔ گویا کسی شعری ٹکڑے پر یا نثری فن پارے پر نعت کی اصطلاح کا اطلاق اس کے اجتماعی تاثر اور داخلی فضا کی وجہ سے ہو گا۔ اس کے لیے نعت کا عنوان لازمی نہیں ہے۔

نعت غزل کی طرح بے عنوان ہو سکتی ہے اور اس پر لفظ نعت یا اسمائے رسول ﷺ یا متعلقات و مناسبات رسول کا کوئی واضح اور نمایاں حوالہ بھی ہو سکتا ہے یعنی اس کا عنوان نعتیہ بھی ہو سکتا ہے۔ پروفیسر عبد اللہ شاہیں نعت کے اصطلاحی مفہوم کو اپنے الفاظ میں اس طرح تحریر کرتے ہیں:

''نبی ؐ کی تعریف و توصیف پر مشتمل کلام کو عربی میں ''مدح النبی ﷺ یا المدائع النبویتہ'' کہتے ہیں۔''[٣٧]

پروفیسر عبد اللہ شاہین نعت کے اصطلاحی مفہوم کے متعلق مزید تحریر کرتے ہیں:

''اصطلاحاً نبی ﷺ کے اوصاف بیان کرنے کو نعت کہتے ہیں اور نعت کہنے والے کو ناعت کہتے ہیں۔''[٣٨]

اوپر کی گئی گفتگو سے پتہ چلتا ہے نعت کے موضوع میں آپ ؐ کی تعریفہوتی ہے اور اس موضوع میں بہت زیادہ وسعت ہے لہٰذا نعت کو ہم احمد ؐ کی تعریفمیں استعمال کرتے ہیں۔ اس میں کسی دوسرے شخص کی تعریف و مدح سرائی بیان نہیں ہو سکتی۔ یہ تعریف و توصیف رسالت، وحی، قرآن، صحابہ کرام، حدیث، روضہٗ مبارک اور حضورؐ کے دیگر اوصاف کے متعلق ہے۔

آپ ﷺ کی شان میں نعت کا اولین استعمال:

تعریف و مدح سرائی میں اللہ تعالیٰفرماتے ہیں۔

''وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَک''[٣٩] (اور بلند کیا ہم نے آپ کا ذکر۔)

اس آیت مبارکہ کی تفصیل کے متعلق سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کچھ اس طرح تحریر کرتے ہیں:

''سید عالم ﷺ نے حضرت جبریلؑ سے اس آیت کو دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بشیرؐ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے۔''[٤٠]

خالق نے خود سید عالم ﷺ تعریف و توصیف کی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

''إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً''[٤١]

(بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی آپؐ پر درود و سلام کثرت سے بھیجو۔)

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

اللہ تعالیٰ جو ساری کائنات کا خالق و مالک ہے خود حضور ﷺ کی مداح سراہی فرمارہاہے اور درود بھیجتا ہے۔اللہ تعالیٰ خدائے بزرگ و برتر شانِ رسالت مآب ﷺ سے کتنے خوبصورت انداز میں مخاطب ہے۔خدانے اپنے نبی ﷺ کی کتنی حسین و جمیل پیرائے میں تعریف کی ہے۔

مزید اللہ تعالیٰیوں ارشاد فرماتا ہے:

''وَمَا أَرْسَلْنَاکَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ''(۴۲)

اللہ تعالیٰ نے اس آیتِ مبارکہ میں اپنے پیارے محبوب رسول ﷺ کی رحمت کی تعریفکتنے خوبصورت انداز میں کی ہے۔ارشادِ ربانی ہے:

''وَإِنَّکَ لَعَلی خُلُقٍ عَظِیْمٍ''(۴۳)

(بے شک آپؐ کا اخلاق عظیم ہے۔)

اس آیتِ مبارکہ ہیں خدانے اپنے محبوبؐ کے اخلاق کی تعریف کتنے حسین و جمیل انداز میں کی ہے۔ حضورؐ کی اوّلین تعریف خود رب پاک نے کی ہے۔

قرآن کے بعد جن لوگوں نے سیّد عالمؐ کی نعت مبارک کہنے میں پہل کیاُن لوگوں کا تعلق مدثرؐ کے خاندان سے تھا۔ محبوبِ خداؐ کی عادتِ مبارکہ تھی کوئی شخص جب آپؐ کے سامنے کوئی ایسا عمل کرتا ہو جو قرآن اور سنت مبارک کے خلاف ہوتا آپؐ فوراً اُس کی اصلاح فرماتے۔ سنت مبارکہ کی روشنی ہیں ا گر دیکھا جائے تو کوئی جب بھیسید عالمؐ کی تعریف و توصیف کرتا تو حضور اکرم ﷺ نے ان کو منع نہ کیا۔

خاندان ہیں اوّلین نعت کس نے کہی؟ یہ ایک اختلافی موضوع ہے۔اس کے متعلق بہت زیادہ تحقیق و جستجو ہوئی ہے لیکن سیرت مبارکہ پر سرسری نظر ڈالنے سے ہی بات واضح ہو جاتی ہے کہ سب سے پہلے محبوبِ خدا کے دادا نے حضورؐ کی تعریف میں چند باتیں تحریر کیں۔اس کے متعلق ڈاکٹر دوست محمد خان نعت رنگ میں اپنے مضمون ''اسلام میں نعت کا مقام_جواز/عدم'' ہیں یوں تحریر کرتے ہیں:

''محبوبؐ کے دادا عبد المطلب نے جو بالواسطہ نعت کہی وہ دنیا بھر کے نعت گو شعرا کے لیے ایک ''مصرعِ طرح''
ثابت ہوا اور اس مصرعے پر حضورؐ کی پیدائش سے لے کر آج تک آپؐ کے عشاق، غزلوں، قصیدوں، مثنویوں اور
شاعری کی دیگر اصناف میں طبع آزمائیاں کر رہے ہیں اور قیامت تک کرتے رہیں گے۔''(۴۴)

مندرجہ بالا تحریر سے اس امر کا پتا چلتا ہے کہ انسانوں میں جس شخص نے محبوبِ خدا ﷺ کی توصیف ہیں کچھ کہا اس کی بنیاد دادا عبد المطلب کے کہے ہوئے الفاظ ہیہیں۔ لیکننبی کریمؐ کے دادا کے بعد جس شخصیت کو تعریف و توصیف میں اوّلیت حاصل ہے وہ شاہدؐ کے چچا ہیں۔اس سلسلے میں گوہر ملسیانییوں تحریر کرتے ہیں:

''مربی و محسن چچا ابو طالب کے قصیدے ہیں احمدؐ کی نعت کے اشعار موجود ہیں جن کو ہم سب سے پہلی نعت قرار دے
رہے ہیں کیونکہ اس قصیدہ سے پہلے کوئی ایسا کلام نہیں ملتا جس میں براہ راست نبی کریمؐ کی نعتیا مدح بیان کی گئی
ہو۔''(۴۵)

نعت بیان کرنے والی اولین شخصیات میں جناب ابو طالب کے متعلق یہی الفاظ سید قاسم محمود نے بیان کیے ہیں:

''حضورؐ کے مربی چچا ابو طالب نے آپؐ کی مدح کا شرف پہلے حاصل کیا اور اس پر بنو ہاشم کو ابھارا کہ وہ حاشرؐ کو کفار مکہ
کی چیرہ دستیوں سے بچائیں۔''(۴۶)

مندرجہ بالا گفتگو سے واضح ہوتا ہے کہ حضورؐ کی نعت اوّلین طور پر قرآن پاک اور احادیث میں بیان ہوئی۔ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ پورا قرآن پاک آپ کی تعریف و ستائش کے لیے ہے اور قرآن پاک آپ ﷺ کی زندگی کی مکمل تفسیر ہے۔اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے درجات میں بلند یکتابِ عظیم میں مختلف طرح سے بیان کی ہے۔ سردار بنانا، نبوت کی تکمیلآپؐ پر کرنا، داعی الی الحق بنا کر بھیجنا، تمام آسمانی کتب کو قرآن پاک کے تابع کرنا اور زمین و آسمان پر نبیؐ کی حکمرانی کو قائم کرنا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ سعد حسن خان، مولانا، یوسفی (دیگر)، المنجد، درالاشاعت بار دہم، کراچی، ۱۹۹۴ء، ص۱۰۲۸
۲۔ عبداللہ شاہین، پروفیسر، نعت گوئی اور اس کے آداب، دارالسلام، لاہور، س ن، ص

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

۳۔ گوہر ملسیانی، عصرِ حاضر کے نعت گو، میٹرو پرنٹرز، لاہور، ج ا، ص ۱۳

۴۔ عبدالقدوس ہاشمی ندوی، سید مولانا، ارمغان نعت، دین وادب، لکھنؤ، ۱۹۶۳ء، ص ۳

۵۔ ریاض مجید، ڈاکٹر، اُردو میں نعت گوئی، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص ا

۶۔ عبدالحفیظ بلیاوی، ابوالفضل، مولانا، المنجد (عربی اُردو)، خزینہ علم وادب، لاہور، س ن، ص ۹۱۷

۷۔ نورالحسن نیرّ، مولوی، نوراللغات، جلد سوم چہارم، دانش اکیڈمی، بہار، ۱۹۷۴ء، ص ۵

۸۔ وارث سرہندی، علمی اردو لغت، علمی کتاب خانہ، لاہور، س۔ن، ص ۱۰۹۹

۹۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، رافع اللغات، الفیصل ناشران وتاجران کتب، لاہور، ۲۰۰۵، ص ۷۴۵

۱۰۔ شان الحق، حقی، فرہنگ تلفظ، مقتدرہ قومی زبان، طبع چہارم، اسلام آباد، ۲۰۰۲، ص ۷۴۵

۱۱۔ مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی، جدید نسیم اللغات اردو، غلام علی پرنٹرز، لاہور، س، ن، ص ۱۲۶۰

۱۲۔ فیروزالدین، مولوی، فیروزاللغات اردو، فیروز سنز پرائیوٹ لمیٹڈ، لاہور، ۲۰۰۵ء، ص ۱۴۳۳

۱۳۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، اردو کی نعتیہ شاعری، گنج شکر پریس، لاہور، ۲۰۱۲ء، ص ۲۱

۱۴۔ بلوچ، محمد رفیق، عساکر پاکستان اور اردو شاعری، مثال پبلشرز فیصل آباد، ۲۰۰۸، ص ۴۴۔۴۳

۱۵۔ احمد دہلوی، السیّد، مولوی (مرتبہ)، فرہنگِ آصفیہ، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۲ء، ص ۵۷۹

۱۶۔ شاکر کنڈان، نعت گویان سرگودھا، ادارہ فروغ ادب پاکستان، سرگودھا، ۲۰۰۶ء، ص ۲۶

۱۷۔ ایضاً، ص ۲۷

۱۸۔ برق، طلحہٰ رضوی، ڈاکٹر، اُردو کی نعتیہ شاعری، دانش اکیڈمی، بہار، ۱۹۷۴ء، ص ۵

۱۹۔ رفیع الدین ہاشمی، اصنافِ ادب، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۴ء، ص ۱۶

۲۰۔ محمد ابوالخیر کشفی، سید، نعت اور تنقید نعت، طاہرہ کشفی میموریل سوسائٹی، کراچی، ۲۰۰۱ء، ص ۲۶

۲۱۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، اردو کی نعتیہ شاعری، آئینہ ادب، لاہور، ۱۹۷۵ء، ص ۱۵

۲۲۔ ممتاز حسن، خیر البشر کے حضور میں، ادارہ فروغِ اردو، لاہور، ۱۹۸۷ء، ص ۱۵

۲۳۔ انور جمال، پروفیسر، ادبی اصطلاحات، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، ۲۰۱۲ء، ص ۱۸۸، ۱۸۹

۲۴۔ شبیر احمد قادری، ڈاکٹر، دیباچہ ذکر خیر الوریٰ روشنی روشنی، اکائی پبلشرز، فیصل آباد، ۲۰۱۱ء

۲۵۔ محمد افتخار شفیع، اصناف شاعری، کتاب سرائے، لاہور، ۲۰۱۱ء، ص ۱۹

۲۶۔ حفیظ صدیقی، ابوالاعجاز، کشاف تنقیدی اصطلاحات، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء، ص ۲۰۰۔۲۰۱

۲۷۔ عطاءالرحمن نوری، اردو اصناف ادب، رحمانی پبلی کیشنز، مہاراشٹر، ۲۰۱۶ء، ص ۱۳

۲۸۔ منصف خان، سحاب، نگارستان، مکتبہ جمال، لاہور، ۲۰۱۰ء، ص ۳۷۱

۲۹۔ اردو کی نعتیہ شاعری، ص ۲۱

۳۰۔ وقار احمد رضوی، نئی قدریں، نظم میں نعت گوئی کا ارتقاء، ۱۹۷۰ء، شمارہ ۷، ص ۵

۳۱۔ ڈاکٹر یونس حسنی، اختر شیرانی اور جدید اردو ادب، ص ۲۵۲

۳۲۔ شاکر کنڈان، نعت گویانِ سرگودھا، ص ۲۶

۳۳۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، اُردو کی نعتیہ شاعری، گنج شکر پریس، لاہور، س ن، ۲۰۱۲ء، ص ۲۱

۳۴۔ بلوچ، محمد رفیق، عساکرِ پاکستان اور اردو شاعری، پبلشرز ہمدم، ۲۰۰۵ء، ص ۴۴

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

۳۵۔ ممتاز حسن، خیر البشر کے حضور میں، ص ۱۵
۳۶۔ علامہ اقبال، بال جبرئیل کلیات اقبال اردو، ندیمیونس پرنٹرز، لاہور، س ن، ص ۴۰۵
۳۷۔ عبداللہ شاہین، پروفیسر، نعت گوئی اور اس کے آداب، ص ۲۶
۳۸۔ ایضاً، ص ۳۱
۳۹۔ القرآن، پارہ ۳۰، الانشراح، آیت ۴
۴۰۔ سید محمد نعیم الدین مرادآبادیؒ، خزائن العرفان فی تفسیر القرآن ضیا، القرآن پبلی کیشنز لاہور، س ن، ص ۲۲۷
۴۱۔ القرآن، پارہ ۲۲، الاحزاب، آیت ۵۶
۴۲۔ القرآن، پارہ ۱۷، الانبیاء، آیت ۱۰۷
۴۳۔ القرآن، پارہ ۲۹، القلم، آیت ۴
۴۴۔ دوست محمد خان، ڈاکٹر، مضمون، اسلام میں نعت کا مقام-جواز/عدم جواز، نعت تعمیر انسانیت لاہور، دسمبر ۲۰۰۶ء، شمارہ نمبر ۱۹، ص ۳۳
۴۵۔ گوہر ملسیانی، عصر حاضر کے نعت گو، ص ۳۴
۴۶۔ سید، قاسم محمود، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، الفیصل ناشران وتاجران کتب، لاہور، دسواں ایڈیشن، جون ۲۰۱۳ء ص ۱۵۲۵